بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عزرائیل علیہ السلام کا نام کہاں سے ثابت ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام کا نامِ مبارک کسی قرآنی آیت یا صحیح حدیث سے ثابت ہے؟ اگر نہیں، تو پھر یہ نام کہاں سے آیا؟ اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ ان کا نام نہیں تھا، بلکہ صرف مفسرین نے اس کا ذکر کیا ہے، تو اس کے بارے میں کیا حکم ہو گا؟

جواب

ملک الموت فرشتے کا نام **"عزرائیل علیہ السلام"** ہونا اگرچہ قرآنِ کریم یا کسی حدیثِ مبارک میں مذکور نہیں لیکن بعض آثار میں اس نام کی صراحت ملتی ہے۔ نیز متعدد مفسرین و محدثین نے بھی اپنی اپنی کتابوں میں ملک الموت فرشتے کا نام **"عزرائیل"** ذکر کیا ہے۔ جمہور اہل علم کی رائے کے مطابق بھی ملک الموت کا نام عزرائیل علیہ السلام ہے اور یہی معروف و مشہور ہے، لہذا **"عزرائیل"** نام ہونا اصلاً بے بنیاد نہیں۔ نیز یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں کہ جس کیلئے قرآن و حدیث سے قطعی و صریح ثبوت درکار ہو، بلکہ معتبر و مستند اہل علم کا اس کو ذکر کر دینا کافی ہے۔ تاہم اگر کوئی شخص اس کے باوجود اس نام کو تسلیم نہ کرے تو اُسے بد عقیدہ یا گمراہ قرار نہیں دیا جائے گا کہ یہ کوئی عقیدے کا مسئلہ نہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: تم فرماؤ: تمہیں موت کا فرشتہ وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر ہے پھر تم اپنے رب کی طرف واپس کئے جاؤ گے۔ (پارہ 21، سورۃ السجدۃ: 11)

اس آیت کی تفسیر میں امام ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 373ھ) "تفسیر سمرقندی" میں لکھتے ہیں: "﴿قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ﴾ یعنی: یقبض أرواحكم ﴿ملک الموت﴾ واسمہ عزرائیل" ترجمہ: تم فرماؤ: تمہیں وفات دیتا ہے یعنی تمہاری روحیں قبض کرتا ہے، موت کا فرشتہ اور اس کا نام عزرائیل ہے۔ (تفسیر السمرقندي، تحت سورۃ السجدۃ، الآیۃ 11، جلد 3، صفحہ 29، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام محمد بن احمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 671ھ) "تفسیر قرطبی" میں لکھتے ہیں: "﴿ملک الموت﴾ واسمہ عزرائیل ومعناہ عبد اللہ، کما تقدم في "البقرۃ"" ترجمہ: موت کا فرشتہ، اور اس کا نام عزرائیل ہے اور اس کا معنیٰ اللہ کا بندہ ہے جیسا کہ سورہ بقرہ میں گزرا۔ (الجامع لأحکام القرآن، جلد 17، صفحہ 18، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

امام عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان اصفہانی المعروف ابوالشیخ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 369ھ) اپنی کتاب "العظمۃ لابی الشیخ الاصبہانی" میں حضرت اشعث بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں: "عن أشعث، قال: "سأل إبراهيم (صلی اللہ علی نبینا و علیه وسلم تسلیما) ملك الموت علیه السلام واسمه عزرائیل" ترجمہ: حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مَلَکُ الموت سے سوال کیا اور ان (ملک الموت) کا نام عزرائیل ہے۔ (العظمۃ لأبی الشیخ، صفۃ ملک الموت علیہ السلام و عظم خلقہ وقوتہ، جلد3، صفحہ 908، دار العاصمۃ، الریاض)

امام اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ سے کئی مفسرین و محدثین نے بھی اس کو اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ چنانچہ امام عبدالقاہر بن عبد الرحمن جرجانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 471ھ) نے "درج الدرر فی تفسیر الآی والسور" میں، امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 505ھ) نے "احیاء علوم الدین" میں، امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 852ھ) نے "الامتاع بالاربعین المتباینۃ بشرط السماع" میں، امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 911ھ) نے "الدر المنثور فی التفسیر بالماثور"، "شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور"، "الحبائک فی اخبار الملائک" میں، امام قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1225ھ) نے "تفسیر مظہری" میں اس کو نقل کیا ہے۔

قرآن وحدیث میں عزرائیل نام کے صراحۃً ذکر نہ ہونے کے بارے میں امام اسماعیل بن عمر بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 774ھ) "البدایہ والنہایہ" میں فرماتے ہیں: "وأما ملك الموت، فليس بمصرّح باسمه في القرآن ولا في الأحاديث الصّحاح، وقد جاء تسميته في بعض الآثار بعزرائيل والله أعلم" ترجمہ: بہرحال ملک الموت، تو ان کے نام کی صراحت قرآن اور صحیح احادیث میں نہیں، البتہ ان (ملک الموت) کا نام بعض آثار میں عزرائیل کے نام سے آیا ہے اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ، باب ذکر خلق الملائکۃ وصفاتہم علیہم السلام، جلد1، صفحہ 47، مکتبۃ المعارف، بیروت)

جمہور اہل علم کی رائے کے مطابق ملک الموت کا نام عزرائیل علیہ السلام ہے، چنانچہ امام شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1270ھ) "تفسیر روح المعانی" میں لکھتے ہیں: "والذي ذهب إليه الجمهور أن ملك الموت لمن يعقل وما لا يعقل من الحيوان واحد وهو عزرائيل ومعناه عبدالله" ترجمہ: اور جمہور کا موقف یہ ہے کہ موت کا فرشتہ حیوانوں میں سے عقلمندوں اور غیر عقلمندوں کے لیے ایک ہی ہے، اور وہ عزرائیل ہے اور اس کا معنی اللہ کا بندہ ہے۔ (تفسیر روح المعانی، تحت سورۃ السجدۃ، الایۃ 11، جلد11، صفحہ 124، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Pin-7305

تاریخ اجراء: 01 ربیع الاول 1448ھ/15 اگست 2026ء